

تیسری چوتھی صدی ہجری میں مرکز اسلام بغداد

میں

کتابیاتی سرگرمیاں

از جناب مولانا محمد عبدالکلیم حسینی، ناسیخبریا

عہد عباسی میں علوم کی کثرت و تنوع سے اہل علم کتابیات کی طرف متوجہ ہوئے تاکہ ذخائر علوم سے آگاہی ہو
اہل علم کو اصل مآخذ و تک رسائی ہو اور حصول مواد میں کسی قسم کی دقت نہ ہو عہد عباسی میں اس ہم کام کو خوش اسلوبی سے انجام
دینے کے لیے علماء اور مصنفین نے خود نوشت کتابیات کا سلسلہ شروع کیا اور اتوں نے مختلف کتب خانوں کے ذخائر سے فائدہ
اٹھا کر اپنے مشاہدات و تجربات کی روشنی میں منتخب کتابیات تیار کیں یہ سلسلہ آنا پھیل گیا کہ کتابیات کو مختلف ناموں، فہرست
ثبت، تذکرہ، بزم، مشخ و سمج سے یاد کیا جانے لگا۔

عہد عباسی کے اندر تیسری چوتھی صدی ہجری میں ہر موضوع پر ہر موضوعی کتابیات کی ترتیب
و تدوین شروع ہو چکی تھی، چنانچہ یعقوب بن اسحاق کنذی المتوفی ۲۶۰ھ ۸۷۴ء کی موضوعی
کتابیات اٹھارہ موضوعات اور دس سو چھتیس کتابوں پر مشتمل تھی ان موضوعات پر کتابوں کی تفصیل درج ذیل ہے: (۱) فلسفہ (۲) الکب

رسائل، (۲) منطق، (۳) حیات، (۴) کردیا، (۵) موسیقیات، (۶) نجومیات، (۷) ہندیات، (۸) فلکیات، (۹) طبیات، ۲۰
(۱۰) احکامیات، (۱۱) جدتیا، (۱۲) تفسیریات، (۱۳) سیاسیات، (۱۴) احداثیات، (۱۵) الجادیات، (۱۶) تقدیسات، (۱۷) انواعیات، ۳۳۔
موضوعی کتابیات | موضوعی کتابیات اور باب فن اور نامور اہل علم سے تیار کرانی جاتی تھیں چنانچہ
خزین بن اسحاق (۱۰۴۰ھ - ۱۱۲۰ھ) نے علی بن یحییٰ کے لیے جالینوس کی کتابیات (فہرست جالینوس)

لے ملاحظہ ہو کتاب الفہرست لایں ندیم۔ المطبعة الرحمانية، مصر ۱۳۳۵ھ، ص ۳۵۸-۳۶۵۔

مرتب کی تھی۔ اس کے مطالعہ کی روشنی میں ابن ندیم نے یہ کہا ہے کہ خنین کے بیشتر ترجمے سریانی میں تھے اور یہ اس کی خوش قسمتی ہے کہ حبش اعم اور عسک بن یحییٰ نے جن کتابوں کا عربی میں ترجمہ کیا ہے وہ بھی خنین سے منسوب کی گئی ہیں۔ بزرگ محمد رازی المتوفی ۳۳۱ھ نے اس کتابیات پر استدراک کتاب فی استدراک ما بقی من کتب جالینوس مالمدینہ کو حنین و ادجالینوس فی فہرست کے نام سے لکھا تھا۔ رازی نے پہلی مرتبہ کتابیات دنیا میں تحقیق کا دائرہ یہاں تک بڑھایا کہ خود جالینوس سے جن کتابوں کا تذکرہ کیا تھا اس کا کھوج لگایا اور علمی دنیا کو واقفیت کے لیے پیش کیا،

یحییٰ بن عدی المتوفی ۳۶۲ھ نے ارسطو (۳۲۲ ق م) کی تصانیف اور ان کی شرح پر مشتمل "فہرست کتب ارسطاطالیس" مرتب کی تھی ابن ندیم نے یہ فہرست یحییٰ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی دیکھی تھی لیکن خود اس نے یحییٰ کی تصانیف میں اس کتابیات کا ذکر نہیں کیا ہے بلکہ اور نہ لفظی وغیرہ نے اس کی طرف کوئی اشارہ کیا ہے جو یہ اس امر کی نہایت واضح دلیل ہے کہ اس قسم کی کتابیات اس دور میں تیار کی جاتی تھیں لیکن ہر مقام پر ان کے بیان کرنے کا اہتمام نہیں کیا جاتا تھا۔

فہرست اسماء الخطباء والبلغاء یہ ابوعلی ابن مقفع خطاط المتوفی ۳۲۸ھ نے طبقات پر مرتب کی تھی ابن ندیم نے اس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی یہ فہرست دیکھی تھی، اس نے اسی ترتیب و الفاظ کے ساتھ اسے کتاب الفہرست میں نقل کیا ہے۔ مورخ ہشام کلی المتوفی ۳۲۸ھ اور مدائنی المتوفی ۳۲۵ھ کی تصانیف کی موضوعی فہرست بخط ابو الحسن بن الکونی المتوفی ۳۲۹ھ کو اسی ترتیب و عنوانات کے ساتھ من و عن الفہرست میں نقل کیا ہے۔

۱۔ کتاب الفہرست لابن النکاح المطبوعہ الرخانیہ، مصر ۱۳۲۵ھ، ص ۴۰۳۔ ۲۔ ایضاً، ص ۴۱۴۔
۳۔ ایضاً، ص ۴۵۱-۴۵۲۔ ۴۔ ایضاً، ص ۳۶۹۔ ۵۔ تاریخ الحکماء للقفطی، طبع لیبزک ۱۹۰۳ء
۶۔ کتاب الفہرست لابن النذیم، ص ۱۸۲۔ ۷۔ ایضاً، ص ۱۸۰-۱۸۳ و ۱۸۴-۱۵۲۔

تیسری صدی ہجری کے اوائل میں مصنفین کی موضوعی اور دوسری قسم کی کتابیات تیار کیے جانے کا رواج ہو گیا تھا، چنانچہ جابر بن حیان المتوفی ۲۸۰ھ کے نامور شاگرد خرقی کی تصانیف کی دو فہرستیں تھیں، ایک فہرست کبیر کیمیاء اور دوسرے موضوعات پر تھی، اور دوسری فہرست غیر تھی، جو صرف علم کیمیاء کی کتابوں پر محیط تھی بلکہ

ابن ندیم بحیثیت فہرست نگار و کتاب شناس | تیسری صدی ہجری میں ہر موضوع پر کتابوں کی کثرت کی وجہ
اور کتاب الفہرست کی خصوصیات | اہل علم موضوعی کتابیات کی ترتیب کی طرف اہل ہوسے،
پھر چوتھی صدی ہجری میں ابو الفرج محمد بن اسحاق الوراق النذیم نے فہرست الفہارس و کتابیات کی
کتابیات (ترتیب دی، اس دور میں فہرست الفہارس کی اصطلاح ایجاد نہیں ہوئی تھی اس لیے ابن ندیم
اس وسیع مفہوم کو حسب ذیل الفاظ میں ادا کرنے کی کوشش کی ہے:

"یہ عرب و عجم کی ان تمام منتخب کتابوں کی فہرست ہے جو عربی زبان میں لکھی گئی تھیں یا مختلف علوم و فنون سے عربی میں منتقل کی گئی تھیں۔"

ظاہر ہے ان کا احاطہ کتابیات کے بغیر کیسے ممکن تھا، غالباً اسی جامعیت کی وجہ سے ابن ندیم نے اس کتاب کا نام سبویہ کی الکتاب کی طرح الفہرست رکھا، جو اس امر کا غارز ہے کہ یہ کتاب الفہرست علم کتابیات کی جامعہ و معلومات و مدونہ کتابیات کو عادی ہے، یہ بھی ملحوظ خاطر رہنا چاہیے کہ محمد ابن اسحاق النذیم نے اگرچہ ہذا فہرست کتاب حجج الامم من العرب و العجم الموجود منہا بلوغ العرب کے الفاظ لکھے ہیں، لیکن کتاب کے مطالعہ و استقراء سے معلوم ہوتا ہے کہ جمیع "کائنات کثرت کتب کے اعتبار سے لایا گیا ہے، اس سے مراد مصنفین وغیرہ کی شہور و مدد اول کتابوں کا تذکرہ ہے، جیسا کہ ابن ندیم نے فقیر زعفرانی المتوفی ۳۶۹ھ کے تذکرہ میں کہا ہے کہ "ہیں زعفرانی کی روایت

۱۔ ملاحظہ ہو الفہرست لابن النذیم، ص ۱۰۰۔ ۲۔ ایضاً، ص ۲۹۴۔

کتبوں کو نام بہ نام ذکر کرنے کا حاجت نہیں اس لیے کہ وہ زیادہ تر فنا ہو چکی ہیں اور تصنیف کے بعد وہ نقل بھی نہیں کی گئی ہیں بلکہ بعض کے متعلق کثیر تصانیف ہونے کی تصریح کر کے ان کی چند تصانیف کو بیان کرنا کسی مصنف کے بارے میں اس کا ومن کتبہ الخ اور ولد من الکتاب الخ اس کی کتابوں میں سے یہ کتب ہیں، کے الفاظ لکھنا پھر نہ اس کو موضوعی کتابیات مصنفین کو ہر مقام پر من و عن نقل نہ کرنا، بلکہ بعض مقام پر انہی کتابوں کو درج کرنا جن کو خود دیکھا یا مستعملوں سے سنا ہے یہ وہ قرائن ہیں جو تصانیف کے دائرہ کو منتخب و مستدل کتابوں تک محدود رکھنے کی دلیل ہیں، اس نے چونکہ اپنے زمانہ میں پائی جانے والی کتابوں کا بھی اندراج کیا ہے، اس لیے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ گذشتہ عہد کی کتابیات ہی نہ تھیں بلکہ یہ رواں کتابیات بھی تھیں۔

الفہرست میں کتابوں کے ناموں کے اندراج میں کتاب کے معروف و غیر معروف دونوں نام نقل کرنے کا اہتمام کیا گیا، تاکہ کتابیات سے فائدہ اٹھانے والے کو اشتباہ نہ ہو، مثلاً ابو عبد الرحمن محمد بن علی کا کتاب "الزکوة" کے متعلق کہا ہے کہ یہ کتاب استنشاہ یا وکیع کی کتاب الطریق فواحی کے نام سے بھی مشہور ہے۔

مشتبہ مقام پر ماں باپ کے نام کی نسبت کو بھی ظاہر کیا گیا ہے، مثلاً محمد بن حبیب کے متعلق کہا ہے کہ حبیب ماں کا نام ہے، اور اسماعیل بن علیہ کی نسبت کہا ہے کہ علیہ ماں کا نام ہے۔ یہ کہیں لقب کے معنی اور وجہ لقب کی طرف بھی اشارہ کیا ہے، مثلاً قطرب کے معنی حرکت کناں کیرا اے چونکہ قرائن نہیں تھا، یہ سیبویہ کے پاس سویہ ہی آجاتا تھا اس لیے اس نے اس کا نام ہی قطرب رکھا تھا۔

الفہرست لابن النمیم ص ۲۹۷ ایضاً ص ۲۰۹ ایضاً ص ۲۰۵ ایضاً ص ۱۰۶ ایضاً ص ۱۰۶
۳۳۰، ۵۰۶، ۳۶۰ ایضاً ص ۳۱۶ ایضاً ص ۱۶۶ ایضاً ص ۵۵ ایضاً ص ۷۸ ایضاً ص ۷۸

مصنفین کے علی مقام کو واضح کرنے اور ان کی تصنیفات کی اہمیت کو بیان کرنے کے لیے امام فن کا قول پیش کیا ہے، مثلاً اسمعی کے بارہ میں کہا ہے کہ ابو العباس میر کا قول ہے کہ اسمعی شعرو معانی میں سب سے برتر ہے، یہی حال ابو عبیدہ کا ہے، لیکن وہ علم نسب میں اسمعی سے بلند تر تھا اور اسمعی علم نحو کا اس سے بڑا عالم تھا۔ اس نوع کے برسرے متعدد مقامات پر کیے ہیں، الفہرست کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ چوتھی صدی ہجری میں تشریحی کتابیات کا آغاز ہو چکا تھا، چنانچہ ابن ندیم نے الفہرست میں کتاب کے طرز و انداز کو بھی بتایا ہے، مثلاً ابن قتیبہ کی کتاب ادب الکاتب کے متعلق لکھا ہے کہ یہ معارف ابن قتیبہ کی طرح ہے۔

مصنفین کے طرز تصنیف کی طرف بھی اشارہ کیا ہے مثلاً کہا کہ فلاں مصنف کو تصنیف کا اچھا سلیقہ تھا۔ فلاں مصنف فلاں کے انداز پر کتاب لکھتا ہے۔ یا فلاں فلاں میں یہ فرق ہے اور ان میں فلاں زیادہ ماہر ہے۔ مثلاً فرار اپنی تصانیف میں فلاسفہ کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ ابو زید بلخی کی فلسفیانہ تصانیف فلاسفہ کی نسبت اہل ادب سے زیادہ قریب ہیں، اس لیے ان کا ذکر بھی ادباء کے زمرے میں کیا گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عہد عباسی میں نہرست ساز اسالیب تصانیف پر بھی گہری نظر رکھتا تھا۔ الفہرست اس دور کی تصانیف کے اسلوب پر بھی روشنی ڈالتی ہے، کوئی کتاب اگر کسی مصنف سے منسوب ہوتی ہے تو اس کی طرف اشارہ کیا ہے، کسی مصنف نے بہت سے موضوعات پر کتابیں لکھی ہیں تو اس کا ذکر کیا ہے اور اس کی کتابوں

۱۔ ملاحظہ ہو کتاب الفہرست لابن النمیم ص ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹ ایضاً ص ۲۱۶، ۲۱۷، ۱۳۷
۲۔ ایضاً ص ۹۲، ۱۶۶ ایضاً ص ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۲۰، ۲۲۱ ایضاً ص ۱۱۶، ۲۲۳
۳۔ ایضاً ص ۲۲۸ ایضاً ص ۲۱۰ ایضاً ص ۹۹، ۱۶۳ ایضاً ص ۱۹۸
۴۔ ایضاً ص ۲۱۳ (تذکرہ کسروی)

قد و قیمت کو کتب خانہ کے نقطہ نظر سے بتایا ہے۔

وہ مصنفین جن کی تصانیف کی طرف اہل علم کی توجہ حسن ضبط کی یا حسن خط کی وجہ سے رہی ہے اس کی طرف اشارہ کیا ہے، اور اگر کسی خاص شہر میں ان کو قبول عام حاصل رہا ہے اس کو بھی بتایا ہے۔ مختلف مرتب و رادین کے اشعار کی تعداد کو بھی بیان کیا ہے، کسی مشہور عالم کی کوئی کتاب نظر سے نہیں گذری، صرف مسودات ہی مطالعہ سے گزرے ہیں تو اس کی طرف بھی اشارہ کیا، اگر اعلیٰ و تحقیقی ورثے کو نظر انداز نہیں کیا ہے، چنانچہ علمی فلسفی کے متعلق لکھا ہے کہ اس کے مسودات اہل علم کے پاس بہت دیکھے ہیں، لیکن کوئی پوری کتاب نہیں دیکھی، یہ کہا جاتا ہے کہ خراسان میں اس کی تصانیف موجود ہیں، رازی نے اس کی تصانیف کو اپنی تصانیف قرار دیا، مشترک مصنفین کی نشاندہی بھی کی ہے۔

ابن ندیم نے جگہ جگہ کتابوں کے اوراق کی تعداد بتائی ہے، ایک مقام پر تصریح کی ہے کہ بغیر کنیت کے ورق کا ذکر کیا گیا ہے، اس سے ورق سلیمانی مراد ہے جو بین السطری ہوتا ہے، ہر شاعر کے کلام کی تعداد کو اسی ورق میں بیان کیا ہے، تاکہ ان کے کلام میں کمی بیشی کی نشاندہی ہو سکے، جو شخص ان کی کتابیں اور شریعہ کرنے کا خواہاں ہے وہ علی وجہ البصیرت اس سے آگاہ رہے، ہمارا یہ اندازہ تقریبی ہے، تحقیقی نہیں۔ اس کی روشنی میں یہ کہنا بجا ہے کہ عہد عباسی میں کتابیات کے Collections کا بھی اہتمام کیا جاتا تھا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب الفہرست کی تدوین کی غایت اہل علم میں کتابوں سے متعلق

۱۔ ملاحظہ ہو کتاب الفہرست ص ۲۱۴ (تذکرہ مروری) ۱۹۰ (المرزبانی) ۱۷۰ ایضاً ص ۱۳۰۔

۲۔ ایضاً ص ۱۱۶۔ ۱۱۸۔ ۱۱۵۔ ۱۲۴۔ ۲۶۵۔ ۲۳۵۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔

۳۔ ایضاً ص ۴۱۹۔ ۴۸۵ (تذکرہ خواصیاریج) ۴۲۶۔

مفید معلومات فراہم کرنا، ذخائر کتب میں اضافہ و انتخاب میں مدد و آسانی پیدا کرنا تھا، ان ہی مقاصد کے پیش نظر ایک صنف کے نامور مصنفین کو تقدم و تاخر زمانی و مکانی اور ترتیب حدوث کی لحاظ سے بغیر ہر مقام پر ایک ہی جگہ بیان کیا ہے، پوری کتاب میں اس کا یہی انداز ہے۔ ابن ندیم کے بعد بھی نہرست نگاروں نے مذکورہ بالا اصول کو اپنایا ہے، جیسا کہ ابن خیر کی نہرست ص ۱۷۱ عن شیدخلہ سے ظاہر ہے۔

ابن ندیم نے کسی اہم کتاب کا نسخہ کسی کے پاس دیکھا ہے تو اس کی تفصیل پیش کی ہے، مثلاً کتاب القبائل والایام محمد بن حبیب اخباری المتوفی ۲۴۵ھ کے متعلق لکھا ہے کہ یہ کتاب موصوف نے فتح بن خاقان کے لیے تصنیف کی تھی، اس کا اصل نسخہ ابوالقاسم بن ابی الخطاب بن خرات کے پاس دیکھا، طلحی کا غزپر میں سے کم اجزاء پر مشتمل تھا، اس نسخہ کی ظاہری ہیئت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ اصل مقدار سے کم ہے، اس کا ہر جزو دو سو یا اس سے زیادہ اوراق پر مشتمل تھا، اس نسخہ کی نہرست طلحی کاغذ کے پندرہ اوراق پر خط جو کہ میں تشری بن علی وراق کی لکھی ہوئی ہے، اور یہ نہرست قبائل اور ان کی سرگذشت ایام پر محیط ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مضامین کتاب سے اہل علم کو روشناس کرانے اور تعیین موضوع میں نہرست سازوں اور درجہ بندی کرنے والوں کی رہنمائی کے لیے تیسری صدی ہجری کے نصف اول ہی میں نہرست کتاب کے شروع میں لگانے کی ابتداء ہو چکی تھی اور اس اہم کام کے آغاز کا سہرا محمد بن حبیب بغدادی کے سر ہے۔

۱۔ ملاحظہ ہو کتاب الفہرست ص ۶۵، ۲۰۹، ۲۱۰۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳

فہرست مضامین کتاب کے لیے
لفظ ثبت کا استعمال
ابن ندیم نے فہرست مضامین کتاب کے لیے ثبت کا لفظ بھی استعمال کیا ہے، چنانچہ نصر بن شعیب التوفی ۲۰۲ھ کی کتاب الصفات کے متعلق لکھا ہے کہ بڑی کتاب ہے، ابو عبید نے غریب المصنف میں اس سے استفادہ کیا ہے، میں نے اس کا ثبت ابو الحسن بن کوفی کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا ہے، جو من وعن نقل کرتا ہوں پھر ہر جلد کے مضامین کی فہرست پیش کی ہے۔

مصطلحات فن کتابیات کا استعمال
ابن ندیم نے مصطلحات فن کو استعمال کیا، مثلاً زائدہ ابن قدامہ الشہید التوفی ۲۹۱ھ کی کتاب السنن کے لیے لکھا ہے کہ یہ انہی ابواب پر مشتمل ہے جن پر کتاب السنن مشتمل ہوتی ہے جیسے کتاب الطہارۃ، صیام و صلوٰۃ وغیرہ۔

الف بائی ترتیب کی وضاحت کے لیے مثلاً در لفظ عملہ علی حروف المعجم اور علی الحروف کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ اس کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ مسلم ترین کتابیات تشریحی اندراجات میں ایسی معلومات پیش کیں جو اہل علم کی ترغیب کا باعث ہوئیں، یہی وجہ ہے کہ صرف موضوع ہی نہیں خود کتاب سے آگاہی بھی اس دور میں اہل علم کو مطالعہ کتاب پر آمادہ کرنے کے لیے کافی تھی، اس سے یہ حقیقت بھی روشن ہو جاتی ہے کہ ابن ندیم نے کتابیات اندراجات میں موجود کتابوں کے نادر نسخوں سے بھی اعتنا نہیں کیا، بلکہ قدیم نادر و نایاب کتب کی توجہ اہل علم کی طرف منطقت کرانے کے لیے تشریحی کتابیات پیش کرنے میں کوتاہی نہیں کی ہے۔
ابن ندیم نے کتابوں کے متعلق معلومات فراہم کرنے میں ان مآخذوں کی نشاندہی بھی کی ہے، چنانچہ جن کتابوں کو چشم خورد دیکھا ہے ان کے کتابوں کے نام کی تصریح کی ہے اور جن علماء سے

لے کتاب الفہرست ص ۷۷، ایضاً ص ۳۱۶، ایضاً ص ۲۰۸، ۲۱۳، ۲۳۵۔

معلومات حاصل کی ہیں ان کا بھی حوالہ دیا ہے کبھی دونوں کی کتابوں کو ایک مقام پر دو عنوان سے پیش کیا ہے، بعض موضوع پر ایسی مشہور کتابوں کو جن کے مصنفین کا علم نہیں ہے ان کو بھی فہرست میں جگہ دی ہے۔ اپنے معاصر مصنفین کا ذکر مشہور و ہم عصر ہونے کی وجہ سے نہایت مختصر کیا ہے بعض قرائن سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابن ندیم نے بعض مقامات پر کتابیں بروقت دستیاب نہ ہونے یا ان کے مولفین کے متعلق معلومات فراہم نہ ہونے کی وجہ سے یہاں چھوڑ دی تاکہ معلومات حاصل ہو جانے کی صورت میں ان کا اضافہ کیا جاسکے، اس نوع کے اضافہ کا اختیار ناظرین کو بھی دیا ہے۔

مندرجہ بالا امور کی روشنی میں یہ کہنا بجا ہے کہ کتابیات کی تاریخ کے اندر کتب خانے کے نقطہ نگاہ سے تبصرے، تنقید و جائزے اور تعارف کتب کی طرح سب سے پہلے ابن ندیم نے ڈالا، نیز عہد عباسی میں کتاب کی ظاہری و باطنی ہیئت کو نمایاں کرنے کی سعی ملتی کی، اگرچہ بعض علمی دشواریوں کی وجہ سے ہر جگہ ان امور کا التزام نہیں کیا جاسکا ہے، تاہم جہاں سہولت ممکن ہو سکا مذکورہ بالا امور کی روشنی میں کتاب کے ہر دورخ کی تصویر کشی کی گئی ہے، آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی مخطوطات کی ظاہری و باطنی ہیئت کو نمایاں کرنے کے لیے مذکورہ بالا امور کو پیش نظر رکھا جاتا ہے جو ابن ندیم کے وضع کردہ رہنما اصول کی افادیت و اہمیت اور مقبولیت کا نہایت بین ثبوت ہے۔

ابن ندیم پہلا ماہر کتابیات ہے جس نے چوتھی صدی ہجری میں کتابیات اندراج میں تنوع و دست پیدائی اور کتابیات مواد کے قوام میں ایسے بنیادی اجزاء کو شامل کیا جن کے اندراج کے بعد کتاب کا پورا تعارف و تشخص ہو جاتا اور کتاب کے طلبکار کو کتاب کی ظاہری و باطنی ہیئت کو سمجھنے میں

لے ملاحظہ ہو کتاب الفہرست ص ۲۳۲، ایضاً ص ۱۳۶، ایضاً ص ۳۳۵، ایضاً ص ۳۰۸۔

کوئی تشکیلاتی نہیں رہتی ہے کتابیاتی مواد کے اندراج میں چون بنیادی اجزاء کو شامل کیا گیا ہے وہ حسب ذیل ہیں:

(۱) مصنف (۲) کتاب (۳) ایڈیشن (۴) مقام اشاعت (۵) ناشر (۶) تاریخ اشاعت (۷) تعداد اور اتق (۸) اجزاء و مجلدات

اس ترقی یافتہ دور میں ان اجزاء میں سے تین جزو (۱) مقام اشاعت (۲) ناشر (۳) تاریخ اشاعت کو *Impriming* کے نام سے یاد کیا جاتا اور کیلا گنگ کے بنیادی اجزاء میں اس کا شمار کیا جاتا ہے، بقیہ اجزاء کو *Collation* میں داخل کیا گیا ہے۔

اس سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی کتابیاتی اندراج اور کیلا گنگ دونوں میں قدرے تغیر و اصلاح کے ساتھ بن ندیم کی وضع کردہ اساس پر عمل کیا جاتا ہے جو اس کے کتابیاتی مواد کے اندراجی اجزاء کے انتخاب ساخت اور ان کی صحت نیز اس کی بنائی اور اپنائی ہوئی مبادی کی اہمیت، افادیت و استحکام کی نہایت روشن دلیل اور اس کے ذہن کی جدت و اختراع، فن کتابیات سے طبعی مناسبت اس فن میں اس کی مجتہدانہ بصیرت کی شاہد عدل ہے۔

کتابوں میں حوالوں کا اہتمام | عہد عباسی میں جب تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع ہوا اور کتابیں اور کتابیات کا آغاز استعمال میں آنے لگیں تو علماء اور مصنفین اپنی کتابوں میں حسب ضرورت ان کے حوالے دینے لگے تھے، چنانچہ تیسری صدی ہجری میں غالباً سب سے پہلے امام ابوعلی ترمذی المتوفی ۲۷۹ھ نے کتاب الحلل میں ایہ فن کی کتابوں کا حوالہ دینے اور اپنے پیش نظر مآخذوں کی نشاندہی کرنے کا اہتمام کیا تھا، چنانچہ موصوف کتاب الحلل میں رقمطراز ہیں:

”جان ترمذی میں جو باتیں علل احادیث رجال و تاریخ کی بیان کی ہیں وہ میں نے بخاری کی تاریخ البکیر سے لی ہیں اور احوال فقہاء اور علل حدیث کے سلسلہ میں پیشوایان فن ہمام

بن حسن (المتوفی ۱۷۷ھ) عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج (المتوفی ۱۷۷ھ)

سید بن ابی سربہ (المتوفی ۱۷۷ھ) مالک بن انس (المتوفی ۱۷۷ھ) حاکم بن سلمہ

(المتوفی ۱۷۷ھ) عبد اللہ بن المبارک (المتوفی ۱۷۷ھ) یحییٰ بن زکریا بن

ابی زائدہ (المتوفی ۱۷۷ھ) دکن بن ابی حجاج (المتوفی ۱۷۷ھ) عبد الرحمن بن ہدی

(المتوفی ۱۷۷ھ) وغیرہ اہل علم و فضل کی تصانیف پیش نظر رہی ہیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد عباسی میں دوسری اور تیسری صدی ہجری کے اندر تصانیف کا سلسلہ اتنا بڑھ گیا تھا کہ ایک عالم دوسرے عالم کی کتابوں کا حوالہ دیتا تھا، حوالہ کی صورت بھی ترقی پزیر رہی ہے، چوتھی صدی میں جب ہر موضوع پر کتابوں کا ذخیرہ زیادہ فراہم ہو گیا تو مصنفین نے اوائل کتاب میں اپنے مآخذوں کی نشاندہی کرنا ضروری قرار دیا تاکہ قاری کو موضوع سے متعلق مصنف کے پیش نظر تحقیقی و مستند نسخوں کا علم ہو سکے اور اقتباسات کو سمجھنے میں مدد مل سکے، نیز مصنف کی کتاب بھی مستند سمجھی جائے، کبھی ایسا کیا جاتا تھا کہ مصنف کتابیات کی وضاحت جداگانہ رسالہ میں کرتا تھا، چنانچہ ابو داؤد سجستانی المتوفی ۲۷۵ھ نے کتاب السنن کی کتابیات ایک مستقل رسالہ میں جو رسالہ ابی داؤد الی اہل مکہ فی وصف سنہ کے نام سے موسوم ہے، بیان کی تھیں۔ ان مقاصد کے پیش نظر مصنف ابتدا میں کبھی کتابوں کے نام نقل کرتا اور کبھی کتاب کے آخر میں ذکر کرتا اور بعض مواقع پر دوران بحث دوسرے مصنفین کی شہادتوں پر اعتماد کر کے حوالوں سے کتاب کو زینت دیتا جو اس کے خزانہ کتب یا اس کی دسترس میں نہیں ہوتی تھیں، تاکہ جب کبھی اور جہاں کہیں قاری کو وہ کتابیں مل سکیں، وہ ان سے استفادہ لے لے ملاحظہ ہو سنن الترمذی، مطبع العلوم دہلی، ۱۲۶۵ھ، ص ۶۴۔ ۶۵۔ رسالہ ابی داؤد الی اہل مکہ فی وصف سنہ، تحقیق محمد الصباغ، اصواء الشریعہ عدد ۲۵۸۔

کر کے، چنانچہ ابن فارس المتونى ۳۹۵ھ نے مجمع مقائس اللغات میں کتابیات کے اس اسلوب کو اختیار کیا، اور مقدمہ کتاب میں بنیادی پانچ کتابوں، کتاب العین خلیل، کتاب غریب اکھدیش ابو عبید، کتاب المنطق ابن السکیت، کتاب الجہرۃ ابن درید کو بیان کر کے لکھا کہ ان کے علاوہ لغت کے موضوع پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں، وہ بھی پیش نظر رہی ہیں، ہم نے جو کچھ لکھا ہے وہ ان کتابوں سے ماخوذ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان مصنفین نے تیسری صدی ہجری میں کتاب کے آخر میں اور چوتھی صدی ہجری میں آغاز کتاب میں کتابیات پیش کرنے کی جو اساس قائم کی تھی، اس پر بادی تصریح آج تک عمل جاری ہے، یہ طرز عمل قاری کی مصنفین اور کتابوں تک پہنچائی میں مدد دیتا اور کتابیاتی مقاصد کو پورا کرتا تھا۔

مواد کی حیثیت اور تبصرہ | پانچویں صدی ہجری میں کتابیات کے استعمال کا رواج عام ہو گیا تھا اور شیخ اسلام ابن عبد البر المتونى ۴۶۳ھ نے الابناء علی قبائل الرواة میں جن کتابوں سے استفادہ کیا، ان کو مقدمہ کتاب میں نام بہ نام شمار کر کے کہا ہے:

- ”میں نے اس کتاب کو انساب کی بنیادی کتابوں سے ترتیب دیا ہے، جن میں (۱) کتاب ابی بکر محمد بن اسحاق (۲) کتاب ابی المنذر ہشام بن محمد نسائی کلبی (۳) کتاب ابی عبیدہ معمر بن المنثی (۴) کتاب محمد بن عبیدہ ابن سلیمان (۵) کتاب محمد بن حبیب (۶) کتاب نسب قریش ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن عبیدہ عدوی (۷) کتاب نسب قریش زبیر بن بکار (۸) کتاب نسب قریش مصعب بن عبد اللہ زبیری (۹) کتاب انساب العرب علی بن کيسان کوئی (۱۰) کتاب علی بن عبد العزیز جرجانی (۱۱) کتاب

عبد الملك بن حبيب الكندي، اس کے علاوہ فقرے اور جملے میں نے حدیث و آثار اور کتب تاریخ و ادب سے لیے ہیں۔

موصوف نے جب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب لکھی تو اس میں بھی کتابیات کو آغاز کتابیات بیان کیا اور فرمایا:

”میں نے اس کتاب میں جو لکھا ہے وہ مولیٰ بن عقبہ کی کتاب ابن اسحاق کی کتاب سے طبقات واقعی سے تاریخ واقعی سے منقول ہے۔ بعض کتابیں نہیں مل سکیں ان کا اور دوسری کتابوں کے حوالے نقل کیا، ان کو بھی بتایا ہے مثلاً ہم نے جو مصعب بن عبد اللہ بن المدائنی اور ابو مشرک کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ کتاب ابن ابی خنیسہ سے ماخوذ ہے، تاریخ بخاری تاریخ ابو العباس محمد بن اسحاق سرخ ابن جریر طبری ذیل المنذیل ابو بشر دولابی کی کتاب مولدہ والوفاء سے مستفاد ہے صحابہ کی جنگ شہداء، انخرفت کی زیادۃ، امانۃ اسلام یہ باتیں طبقات کبیر ابن سعد لکھی ہیں اس کے علاوہ جو باتیں ہیں وہ ابو علی سعید بن عثمان بن اسکن کی کتاب الحروف فی الصحابہ اور ابو محمد جارد کی کتاب الصحابہ کتاب ابو جعفر علی اور کتاب ابن ابی خنیسہ سے منقول ہے میں نے ابن ابی حاتم رازی کی کتاب اور ازرق دولابی یعقوبی کی کتاب الصحابہ کا بھی مطالعہ کیا ہے اس کتاب میں ان کتابوں کے علاوہ بھی معلومات ہیں جو شیوخ سے سنی ہیں، اور انساب کی کتابوں کا تذکرہ ہم نے کتاب الانباء میں کیا ہے۔

لے ملاحظہ ہو الانباء علی قبائل الرواة ص ۴۵ - ۴۶ یہ کتاب القصد والام فی التعریف باصول انساب العرب والجم کے ساتھ مطبعۃ السواۃ قاہرہ سے ۱۳۵۵ھ میں شائع ہوئی تھی۔ لے الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب تحقیق علی محمد البجاوی مطبعۃ نہفۃ مصر ۱۳۸۵ھ ج ۱ ص ۲۰ - ۲۱ لے ایضاً ص ۲۲ لے ایضاً ص ۲۳ لے ایضاً لے ایضاً ص ۲۴ لے ایضاً ص ۲۵